بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ
قادیان
یوم سہ شنبہ

182

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ڈلہوزی سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خدا کے فضل سے آج درد کی تکلیف نہیں ہے۔ البتہ اگزیما ابھی تک کافی تکلیف دے رہا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کوئی اطلاع نہیں آئی۔ احباب اس دو سالہ بچی کے لئے جو تین ماہ سے خطرناک بیماری اور انتہائی تکلیف میں مبتلا ہے دعا جاری رکھیں۔ جناب مولوی عبد الرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں اہلیہ ثانی سے ۲۳ ستمبر بیالڑ کا تولد ہوا۔ جو حضرت مولوی عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔ افسوس مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی والدہ محترمہ گزشتہ شب بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں۔ جنازہ بعد نماز ظہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ موسمی تعطیلات کے بعد ...

جلد ۳۲ | ۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۸ شوال ۱۳۶۳ ھ | ۲۶ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۵

جو احمدی اس جنگ میں مارا جائے وہ شہید ہے یا نہیں؟

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

یہ وہ سوال ہے جو بہت سے لوگوں کے دل کھٹکتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ اس لئے جو شخص بھی اپنی جان کو کفار کے فائدہ کی خاطر خطرہ میں ڈالتا ہے وہ گنہگار ہے۔ اور اگر مارا جائے تو نعوذ باللہ سزا پائے گا۔ اور بعض لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ کوئی مسلمان جو آلات حرب سے کسی جگہ میں کفار کے ہاتھ سے مارا جائے۔ وہ شہید ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ شہید جنگ کی یہ تعریف ہے۔ کہ وہ اللہ کے لئے میں مارا جائے۔ من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید (مسلم) یا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ (بخاری) یعنی آنحضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے شہید ہے۔ اور اللہ کے راستہ سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ شخص اس لئے لڑائی میں شامل ہو۔ کہ اللہ کا دین بلند ہو اور اسکی ترقی ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جو لوگ اس جنگ میں جا کر لڑنے والوں کے شریک ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو خدا کے دین کی عزت کے لئے لڑتے اور مرتے ہیں۔ وہ یقیناً شہید ہیں۔ دوسرے وہ جو صرف تنخواہ یا روپیہ کے لئے لڑتے ہیں۔ وہ مجاہد نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اجیر یعنی مزدور ہیں۔

پہلے ہم اجیر یا مزدور کا ذکر لیتے ہیں۔ اس کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ مارا جائے۔ تو ایک مزدور مارا جائے گا۔ نہ کہ مجاہد یا شہید۔ عام طور پر سپاہی اجیر اجرت یعنی تنخواہ کا طالب ہوتا ہے۔ اور اپنا گزارہ اسی تنخواہ سے چلاتا ہے اب اگر ایسا مزدور مارا جائے۔ تو ہم ہرگز اسکو جہنمی نہیں کہہ سکتے۔ اس کی موت خواہ تلوار سے میدان جنگ میں ہوئی ہے۔ مگر چونکہ وہ فی سبیل اللہ نہیں لڑا تھا۔ اس لئے وہ شہید تو نہیں ہو سکتا۔ مگر گنہگار بھی نہیں ہو سکتا۔ جنگ بھی روزگار کی ایک صورت ہے۔ لڑائی میں اس کا مرنا ایسا ہی ہے جیسے اور قسم کے مزدور اپنے کام میں مر جایا کرتے ہیں۔ مثلاً کوئی راج یا معمار گر کر مر گیا یا کوئی مچھلی پکڑنے والا ڈوب کر مر گیا۔ یا کوئی لوہار مشین کے صدمہ سے مر گیا۔ یہ سب موتیں ایسی ہی ہیں جیسے ہول الانف میں کوئی ملیریا سے مر گیا۔ کوئی نمونیا سے اور کوئی ٹائیفائڈ سے بس سزا اور دوزخ کا کوئی سوال نہیں۔ تلوار یا بندوق سے مرنا بھی موت کی ایک قسم ہے۔ وہ تنخواہ دار مزدور تھا۔ اسکی موت آئی وہ مر گیا۔ جس طرح اکثر حصہ دنیا کا مرتا ہے۔ وہ شہید نہیں ہے۔ اس کا حشر اس کے ایمان اور اعمال پر ہو گا۔ اچھے ہوں گے تو بخشا جائیگا۔ بُرے ہوں گے تو سزا پائے گا۔ موت کے اس طریقہ کا اس کے خاتمہ پر اثر نہیں ہو گا۔

ایک مزدور ٹوکری ڈھو کر روٹی کماتا ہے۔ دوسرا مزدور جنگ میں بھرتی ہو کر روٹی کماتا ہے۔ جیسے پہلا مزدور ایک دن بیمار پڑ کر مر جاتا ہے اسی طرح دوسرا مزدور گولی لگ کر مر جاتا ہے ہم اسکی موت کو عاقبت کے لحاظ سے نہ اچھا کہتے ہیں نہ برا۔ نہ وہ شہید ہے نہ شقی۔ اس کا حشر اس کے ایمان اور اعمال کے مطابق ہو گا۔ مزدور ہو کر لڑائی میں جانا اور روپیہ کما کر بیوی بچوں کا پیٹ پالنا یہ بھی ایک ایسا ہی عمدہ پیشہ ہے۔ جیسا کہ دنیا کے اور کمائی والے پیشے اور حلال رزق کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اور ذریعے۔ پس ہم ایسے اجیروں کو جو کفار کی فوج میں کمائی کے لئے داخل ہوں کسی صورت میں برا نہیں کہہ سکتے۔ وہ مزدور تھے اور اتفاقی حادثہ سے مر گئے۔

اب یہ سوال رہ گیا۔ کہ کیا سب سپاہی جو جنگ میں مارے جاتے ہیں وہ تنخواہ دار مزدور ہی ہیں۔ یا ان میں کوئی شہید بھی ہے سو واضح ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ کہ وہ اس لئے لڑتا ہو کہ خدا کا دین بلند ہو۔ اور اسکی ترقی ہو۔ اور شہید ہی ایسا شخص ہے جو فی سبیل اللہ لڑتا ہے۔ اس لئے جو احمدی حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام کے حکم کے ماتحت۔ یا آپ کے خطبات کے زیر ہدایت اور سلسلہ احمدیہ کے فائدہ ترقی اور آئندہ بلندی کی خاطر فوج میں بھرتی ہو۔ اور اسکی نیت الیٰ حقہ اسلام احمدیت کی عزت اور اس کا قیام ہو پھر وہ میدان جنگ میں مارا جائے۔ تو گو وہ انگریزوں سے تنخواہ بھی لیتا ہو۔ پھر بھی وہ شہید ہے کیونکہ اسکا مقصد اور نیت ان دوسرے لوگوں سے بالکل علیحدہ ہے۔ جو صرف کمائی کے لئے جاتے ہیں۔ انکا مقصد امام کے حکم پر جان دینا ہے نہ کہ تنخواہ کے لئے اس کا ارادہ احمدیت کی شان کو بلند کرنیکا ہے نہ یہ کہ ہم جہلم کے رہنے والے ہیں اعوان قوم کے ہیں۔ اور ہمارے باپ دادا بڑے بہادر تھے۔ پس ہم کو بھی جنگ میں جانا چاہیے۔ بلکہ اسلئے کہ قادیان کی مسجد سے آواز بلند ہوئی ہے۔ کہ احمدی اس جنگ میں بھرتی ہوں۔ تاکہ وہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔ تاکہ ان میں اسلام کے لئے قربانی کا مادہ پیدا ہو۔ تاکہ وہ آئندہ مرکز دین کی حفاظت کر سکیں تاکہ وہ محسن گورنمنٹ کا احسان بطور ایک احمدی کے اتار سکیں۔ پس جن کا عمل نیت اور حالات ایسے ہوں گے۔ اسکے شہید ہونے میں کیا شک ہے لیکن جو شخص اپنے طور پر بھرتی ہو گیا۔ اور اسکی یہ نیت نہیں ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ صرف ۵۰ روپیہ کے لئے اور بلفٹنی کی خاطر فوج میں چلا گیا۔ اسکی حیثیت ایک اجیر سے زیادہ نہیں۔ اگر وہ مارا جائے تو ایسا ہی مریگا جیسا کوئی شخص کسی بیماری سے مر گیا۔ خواہ مخواہ اسے شہید سمجھنا صرف اسلئے کہ وہ گولی یا بم سے مرا ہے غلط ہو گا۔ پس جس احمدی نے ابھی تک یہ درست نیت نہ کی ہو۔ وہ اب کرے۔ کیونکہ موت کا کوئی اعتبار نہیں اور شہادت کے درجہ کی اتنی فضیلت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شہید عرش کے نیچے خدا کے خاص مہمان ہوں گے۔ شہید جہاں نبوت کی وجہ سے ایسر فضیلت رکھتے ہیں ... ورنہ اسکا خدا کے نزدیک نہایت اعلیٰ ...

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ... دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

سہ شنبہ

۲۶ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۸ شوال ۱۳۶۳ھ | ۲۶ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۲۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ڈلہوزی سے کوئی اطلاع نہیں آ سکی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو خدا کے فضل سے آج درد کی تکلیف نہیں ہے۔ البتہ اگزیما ابھی تک کافی تکلیف دے رہا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالےٰ کے متعلق آج کوئی اطلاع نہیں آئی۔ احباب اس ننھی بچی کے لئے جو تین ماہ سے خطرناک بیماری اور انتہائی تکلیف میں مبتلا ہے دعا جاری رکھیں۔ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں اہلیہ ثانی سے ۲۲ ستمبر پہلا لڑکا تولد ہوا۔ جو حضرت مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کا نواسہ ہے۔ احباب بچے کی درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔ افسوس مکرم خواجہ غلام نبی صاحب ایڈیٹر الفضل کی والدہ محترمہ گزشتہ شب بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں۔ جنازہ بعد نماز ظہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ موسمی تعطیلات کے بعد

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۸ شوال ۱۳۶۳ھ

جو احمدی اس جنگ میں مارا جائے وہ شہید ہے یا نہیں؟

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

یہ وہ سوال ہے جو بہت سے لوگوں کے دل میں کھٹکتا ہے بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ مذہبی جنگ نہیں ہے۔ اس لئے جو شخص بھی اپنی جان کو کفار کے فائدہ کی خاطر خطرہ میں ڈالتا ہے وہ گنہگار ہے۔ اور اگر مارا جائے تو نعوذ باللہ سزا پائے گا نہ کہ ثواب۔ اور بعض لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے۔ کہ کوئی مسلمان جو آلات حرب سے کسی جنگ میں کفار کے ہاتھ سے مارا جائے۔ وہ شہید ہے حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ شہید جنگ کی یہ تعریف ہے۔ کہ وہ اللہ کے رستے میں مارا جائے۔ (من قتل فی سبیل اللہ فھو شہید (مسلم) یا من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ (بخاری) یعنی آنحضرت نے فرمایا کہ جو اللہ کے راستہ میں مارا جائے شہید ہے۔ اور راہ اللہ کے واسطے سے یہ مراد ہے۔ کہ وہ شخص اس لئے لڑائی میں شامل ہو کہ اللہ کا دین بلند ہو اور اسکی ترقی ہو۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ جو لوگ اس جنگ میں بطور لڑنے والوں کے شریک ہیں وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک تو وہ جو خدا کے دین کی عزت کے لئے لڑتے اور مرتے ہیں۔ وہ یقیناً شہید ہیں۔ دوسرے وہ جو صرف تنخواہ یا روپیہ کے لئے لڑتے ہیں۔ وہ مجاہد نہیں ہیں۔ بلکہ صرف اجیر یعنی مزدور ہیں۔

پہلے ہم اجیر یا مزدور کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کی بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اگر وہ مارا جائے۔ تو ایک مزدور مارا جائے گا۔ نہ کہ مجاہد یا شہید۔ عام طور پر سپاہی اجیر ہوتے یعنی تنخواہ کا طالب ہوتا ہے۔ اور اپنا گزارہ اسی تنخواہ سے چلاتا ہے اب اگر ایسا مزدور مارا جائے۔ تو ہم ہرگز اسکو جہنمی نہیں کہہ سکتے۔ اس کی موت خواہ تلوار سے میدان جنگ میں ہوئی ہے۔ مگر چونکہ وہ فی سبیل اللہ نہیں لڑا تھا۔ اس لئے وہ شہید تو نہیں ہو سکتا۔ مگر گنہگار بھی نہیں ہو سکتا۔ جنگ بھی روزگار کی ایک صورت ہے۔ لڑائی میں اس کا مرنا ایسا ہی ہے جیسے اور قسم کے مزدور اپنے کام میں مر جایا کرتے ہیں۔ جیسے کوئی راج یا معمار گر کر مر گیا یا کوئی مچھلی پکڑنے والا ڈوب کر مر گیا۔ یا کوئی لوہار مشین کے صدمہ سے مر گیا۔ یہ سب موتیں ایسی ہی ہیں جیسے معمولی طور پر کوئی ملیریا سے مر گیا۔ کوئی نمونیا سے اور کوئی ٹائیفائڈ سے پس سزا اور دوزخ کا کوئی سوال نہیں۔ تلوار یا بندوق سے مرنا بھی موت کی ایک قسم ہے۔ وہ تنخواہ دار مزدور تھا۔ اسکی موت آئی وہ مر گیا۔ جس طرح اکثر حصہ دنیا کا مرتا ہے۔ وہ شہید نہیں ہے۔ اس کا حشر اس کے ایمان اور اعمال پر ہوگا۔ اچھے ہوں گے تو بخشا جائیگا برے ہوں گے تو سزا پائے گا۔ موت کے اس طریقہ کا اس کے خاتمہ پر اثر نہیں ہوگا۔ ایک مزدور ٹوکری ڈھو کر روٹی کماتا ہے۔ دوسرا مزدور جنگ میں بھرتی ہو کر روٹی کماتا ہے۔ جیسے پہلا مزدور ایک دن بیمار پڑ کر مر جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرا مزدور گولی لگ کر مر جاتا ہے۔ ہم اسکی موت کو عاقبت کے لحاظ سے نہ اچھا سمجھتے ہیں نہ برا۔ نہ وہ شہید ہے نہ شقی۔ اس کا حشر اس کے ایمان اور اعمال کے مطابق ہوگا۔ مزدور ہو کر لڑائی میں جانا اور روپیہ کما کر بیوی بچوں کا پیٹ پالنا یہ بھی ایک ایسا ہی عمدہ پیشہ ہے۔ جیسا کہ دنیا کے اور کمائی والے پیشے اور حلال رزق کمانے کا ایک ذریعہ ہے۔ جیسا کہ اور ذریعے۔ پس ہم ایسے اجیروں کو جو کفار کی فوج میں کمائی کیلئے داخل ہوں کسی صورت میں برا نہیں کہہ سکتے۔ وہ مزدور تھے اور اتفاقی حادثہ سے مر گئے۔

اب یہ سوال رہ گیا۔ کہ کیا سب سپاہی جو جنگ میں مارے جاتے ہیں وہ تنخواہ دار مزدور ہی ہیں۔ یا ان میں کوئی شہید بھی ہے سو واضح ہو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید کی یہ تعریف فرمائی ہے۔ کہ وہ اس لئے لڑتا ہو کہ خدا کا دین بلند ہو۔ اور اسکی ترقی ہو۔ اور شہید ہی ایسا شخص ہے جو فی سبیل اللہ لڑتا ہے۔ اس لئے جو احمدی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے حکم کے ماتحت یا آپ کے خطبات کے زیر ہدایت اور سلسلہ احمدیہ کے فائدہ ترقی اور آئندہ بلندی کی خاطر فوج میں بھرتی ہوا اور اسکی نیت اطاعت امام احمدیت کی عزت اور اس کا قیام ہو پھر وہ میدان جنگ میں مارا جائے۔ تو گو وہ انگریزوں سے تنخواہ بھی لیتا ہو۔ پھر بھی وہ شہید ہے کیونکہ اسکا مقصد اور نیت ان دوسرے لوگوں سے بالکل علیحدہ ہے۔ جو صرف کمائی کے لئے جاتے ہیں۔ اسکا مقصد امام کے حکم پر جان دینا ہے۔ نہ کہ تنخواہ کے لئے اس کا ارادہ احمدیت کی شان کو بلند کرنا ہے نہ یہ کہ ہم جہلم کے رہنے والے ہیں اعوان قوم کے ہیں۔ اور ہمارے باپ دادا بڑے بہادر تھے۔ پس ہم کو بھی جنگ میں جانا چاہیئے۔ بلکہ اسلئے کہ قادیان کی مسجد سے آواز بلند ہوئی ہے۔ کہ احمدی اس جنگ میں بھرتی ہوں۔ تاکہ وہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں۔ تاکہ ان میں اسلام کے لئے قربانی کا مادہ پیدا ہو۔ تاکہ وہ آئندہ کمزوروں کی حفاظت کر سکیں تاکہ وہ محسن گورنمنٹ کا احسان بطور ایک احمدی کے اتار سکیں۔ پس جن کا عمل نیت اور حالات ایسے ہوں گے۔ اسکے شہید ہونے میں کیا شک ہے لیکن جو شخص اپنے طور پر بھرتی ہو گیا۔ اور اسکی یہ نیت نہیں ہے جو اوپر بیان ہوئی بلکہ صرف [illegible] سو روپیہ کے لئے اور نفقتی کی خاطر فوج میں چلا گیا۔ اسکی حیثیت ایک اجیر سے زیادہ نہیں۔ اگر وہ مارا جائے تو ایسا ہی مریگا جیسا کوئی شخص کسی بیماری سے مر گیا۔ خواہ مخواہ اسے شہید سمجھنا صرف اسلئے کہ وہ گولی یا بم سے مرا ہے غلط ہوگا۔ پس جس احمدی نے ابھی تک یہ درست نیت نہ کی ہو۔ وہ اب کرے۔ کیونکہ موت کا کوئی اعتبار نہیں اور شہادت کے درجہ کی اتنی عظمت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ شہید عرش کے نیچے خدا کے خاص قندیلوں میں ہوگا۔ نبی صرف نبوت کی وجہ سے اس پر فضیلت رکھیں گے۔ ورنہ اسکا خدا کے نزدیک ہم پلہ ہونا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر: غلام نبی

حافظ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا

(۱) بابو فتح محمد صاحب سٹر انیفیلڈ پوسٹ آفس ۵۲ سے بذریعہ تار سب احمدی بھائیوں کی جو جنگی خدمات پر ہیں۔ یا دشمن کے ہاتھوں قید ہیں۔ خیر و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۲) شیخ فضل احمد صاحب ابن شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان میدان جنگ پر ہیں اور بیمار ہیں۔

(۳) سید سعید حسن صاحب اپنے مقاصد میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۴) محمد ابراہیم صاحب شاہکوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۵) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے کلے پر ایک پھوڑا ہے جس کی وجہ سے بیمار ہے۔ (۶) سیٹھ رحمت علی صاحب بعارضہ بخار و درد کان سخت بیمار ہیں۔ (۷) حکیم حاجی شاہنواز صاحب کھر ضلع انبالہ کو عرصہ سے آنکھ کی تکلیف ہے۔ (۸) مولوی محمد صدیق صاحب کو کھر غربی کنجاہ کے دو بیٹے محمد لطیف صاحب و محمد عمر صاحب محاذ جنگ پر ہیں۔ (۹) ہمشیرہ صاحبہ خلیفہ نور الدین صاحب آف جموں بیمار ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔ (۱۰) عبدالحکیم صاحب احمدی سیالکوٹ بیمار ہیں۔ اور ان کا لڑکا عبدالستار مڈل کے امتحان میں کامیابی کا خواہاں ہے۔ (۱۱) محمد الدین صاحب پٹواری حلقہ نوشہرہ بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۲) خالد سیف اللہ صاحب محلہ دار العلوم قادیان کے خالو محاذ جنگ پر ہیں۔ اور والدہ بیمار ہیں۔ (۱۳) ملک ظفر الحق صاحب بازو پر چوٹ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۴) سراج الحق صاحب پٹیالہ خود اور ان کے اہل و عیال بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ (۱۵) محمد شریف صاحب ٹیلیفون اوپریٹر گورداسپور کے دو بھائی محمد لطیف و محمد عباد اللہ صاحبان محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۶) عبدالقدیر صاحب حوالدار کلرک محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۷) مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۱۸) محمد عاشق صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۹) ملک محمد خورشید صاحب سب ڈویژنل افسر کو محکمہ کی طرف سے بوجہ احمدیت کے بعض مشکلات در پیش ہیں۔ (۲۰) مرزا غلام نبی صاحب چغتائی نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲۱) چوہدری فضل کریم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کی اہلیہ اور ان کے بچے بیمار ہیں۔ (۲۲) حفیظ احمد صاحب خالد قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲۳) مولوی عبدالمالک خاں صاحب مبلغ کی اہلیہ اور بچہ بیمار ہے۔ (۲۴) چوہدری جلال الدین صاحب سیالکوٹ لاہور میں بیمار ہیں۔ (۲۵) عبدالواحد خاں صاحب دنیا پور ضلع ملتان کی ہمشیرہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۲۶) چوہدری محمد حسین صاحب باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۲۷) قریشی عبدالمنان صاحب قادیان کی لڑکی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ (۲۸) محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا لڑکا ممتاز علی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۲۹) محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۳۰) اقبال احمد خاں صاحب ایاز فیروزپور چھاؤنی خود اور ان کا ایک بچہ بیمار ہے۔ (۳۱) ملک عبدالقادر صاحب لائلپوری محلہ دار البرکات قادیان کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مسجد احمدیہ امروہہ کیلئے درخواست دعا

یہاں پر مسجد احمدیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مخالفین سلسلہ سے جماعت احمدیہ امروہہ کا ایک مقدمہ ہو گیا ہے۔ کثرت مخالفین کی ہے۔ احباب کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ کو کامیاب کر دے۔ تاکہ مسجد کی بنیاد شروع ہو جائے۔ حافظ عبدالسمیع مہاجر قادیان۔ حال وارد امروہہ۔ ضلع مراد آباد۔

ولادت

۱۷ اگست کو جمعدار عبدالمجید صاحب آئی۔ اے۔ او۔ سی لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبدالحمید نام رکھا۔ (۲) ۲۱ اگست کو ملک منظور احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو سلسلہ احمدیہ اور والدین کے لئے باعث برکت کرے۔ اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ڈاکٹر ظفر حسن پنشنر قادیان۔

(۳) میرے برادر اکبر ملک افتخار احمد خاں صاحب اعجاز کے ہاں ۱۴ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت اقدس امیر المؤمنین نے انوار احمد نام رکھا ہے۔ بچے کے خادم دین درازی عمر کے لئے احباب دعا فرماویں۔ خاکسار اقبال احمد خاں ایاز فیروزپور چھاؤنی۔ (۴) مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۳۰ اگست ۱۹۴۴ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب سے بچہ اور زچہ کی صحت و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرحمن بی۔ اے۔ بی۔ ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

وفات

۱۲/۱۱ ستمبر کی درمیانی رات کو منشی محمد نذیر صاحب بعارضہ تپ محرقہ قریباً ۱۴ یوم بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص۔ دیندار جماعت کے خاص جوش اور ہمدردی رکھنے والے افراد میں سے تھے۔ تحریک جدید میں دس سالہ دور میں اول نمبر پر حصہ لیا۔ باوجود لمبی بیماری سے جسم میں بہت ہی کمزوری آگئی تھی۔ چلنے پھرنے سے معذور پاخانہ تک چارپائی پر ہی کرتے تھے۔ مگر نماز کی پابندی نہایت شوق سے کرتے تھے۔ نہایت خوش اخلاق۔ خوشنویس۔ صفائی پسند۔ محنت کرنے والے زیرک ذہین۔ تربیت وغیرہ کا خاص خیال رکھنے والے نوجوان تھے۔ دل میں نہایت مضبوط ارادے رکھتے تھے۔ بڑے بڑے وسیع خیالات تھے۔ مگر اللہ کریم نے ان کو چونتیس پینتیس سال کی عمر میں اپنے پاس بلا لیا۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرماویں۔ محمد الدین سکرٹری تربیت و مال جماعت آنبہ۔ ضلع شیخوپورہ

(۲) میری والدہ محترمہ (اہلیہ ڈاکٹر احمد خاں صاحب مرحوم) کو کچھ عرصہ ہوا۔ جودھپور میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مگر ابھی جودھپور میں بطور امانت دفن ہیں۔ مرحومہ نہایت عبادت گذار اور مخلص خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت ام المومنین سے خاص تعلق تھا۔ میرے بھائی ڈاکٹر محمد ثناء اللہ خاں صاحب کے انتقال کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا۔ کہ یہ دوسرا صدمہ پیش آگیا۔ سب بھائی اور بہنیں دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

[illegible]

(۳) میری ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم بعمر قریباً سولہ ۱۶ سال ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۰ ستمبر کو وفات پا گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد حسین کاتب الفضل۔

دعائے نعم البدل

مرزا اسلم حیات بیگ صاحب سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی قادیان کا لڑکا محمد نعیم احمد بعمر ۱½ سال ۱۵ ستمبر کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار غلام دستگیر ہیڈ کلرک ٹاؤن کمیٹی قادیان۔

اعلان نکاح

(۱) گیانی محمد صدیق صاحب قریشی ولد قریشی رحیم بخش صاحب پنشنر ساکن بیر ادر ریاست پٹیالہ کا نکاح ۱۷ ستمبر ۱۹۴۴ء کو عارفہ رشیدہ صاحبہ بنت سید علی احمد صاحب انبالوی مہاجر قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

(۲) مکرم برادرم منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل ابن منشی محمد حسین صاحب کاتب کا نکاح مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مدرس نانقا ضلع شیخوپورہ کے ساتھ مبلغ تین سو روپیہ حق مہر پر مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے دین و دنیا میں مبارک کرے۔ آمین۔ خاکسار شوکت حسین شاد مولوی فاضل قادیان۔

جماعت پھمبیاں کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ پھمبیاں ضلع ہوشیارپور کا تبلیغی جلسہ ۳۰ ستمبر اور یکم اکتوبر کو مقرر ہوا ہے۔ اردگرد کے احمدی احباب شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ ایم غلام محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ پھمبیاں ضلع ہوشیارپور

ضروری ذکر

ایک گذشتہ پرچہ میں ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے نکاح کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے سلسلہ میں یہ ذکر کرنا ضروری ہے۔ کہ امۃ اللطیف صاحبہ۔ اپنے والد صاحب کے فوت ہو جانے کے بعد اپنے ماموں مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب طبیہ کالج علی گڑھ کے ہاں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دعا

(۱) بابو فتح محمد صاحب ہیڈ سارٹر ماؤنٹ فیلڈ پوسٹ آفس ۵۲ سے بذریعہ تار سب احمدی بھائیوں کی جو جنگی خدمات پر ہیں۔ یا دشمن کے ہاتھوں قید ہیں۔ خیر و عافیت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(۲) شیخ فضل احمد صاحب ابن شیخ محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان میدان جنگ پر ہیں اور بیمار ہیں۔

(۳) سید سعید حسن صاحب اپنے مقاصد میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۴) محمد ابراہیم صاحب شاہ کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

(۵) ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کے کلہ پر ایک پھوڑا ہے۔ جس کی وجہ سے بخار ہے۔

(۶) سیٹھ رحمت علی صاحب بعارضہ بخار و درد کان سخت بیمار ہیں۔ (۷) حکیم حاجی شاہنواز صاحب کھرڑ ضلع انبالہ کو عرصہ سے آنکھ کی تکلیف ہے۔ (۸) مولوی محمد صدیق صاحب ککھڑ غربی کنجاہ کے دو بیٹے محمد لطیف صاحب و محمد عمر صاحب محاذ جنگ پر ہیں۔

(۹) ہمشیرہ صاحبہ خلیفہ نورالدین صاحب آف جموں بیمار ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔

(۱۰) عبدالحکیم صاحب احمدی سیالکوٹ بیمار ہیں۔ اور ان کا لڑکا عبدالستار ملٹری کے امتحان میں کامیابی کا خواہاں ہے۔ (۱۱) محمد الدین صاحب پٹواری حلقہ نوشہرہ بعض مشکلات میں ہیں۔ (۱۲) خالد سیف اللہ صاحب محلہ دارالعلوم قادیان کے خالو محاذ جنگ پر ہیں۔ اور والدہ بیمار ہیں۔ (۱۳) ملک ظفر الحق صاحب بازو پر چوٹ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۱۴) سراج الحق صاحب پٹیالہ خود اور ان کے اہل و عیال بعض عوارض میں مبتلا ہیں۔ (۱۵) محمد شریف صاحب ٹیلیفون اوپریٹر گورداسپور کے دو بھائی محمد لطیف و محمد عباد اللہ صاحبان محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۶) عبدالقدیر صاحب حوالدار کلرک محاذ جنگ پر ہیں۔ (۱۷) مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۱۸) محمد عاشق صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۱۹) ملک محمد خورشید صاحب سب ڈویژنل افسر کو محکمہ کی طرف سے بوجہ احمدیت کے بعض مشکلات درپیش ہیں۔ (۲۰) مرزا غلام نبی صاحب چغتائی نئی دہلی کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔

(۲۱) چوہدری فضل کریم صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کی اہلیہ اور ان کے بچے بیمار ہیں۔

(۲۲) حفیظ احمد صاحب خالد قادیان کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲۳) مولوی عبدالمالک خاں صاحب مبلغ کی اہلیہ اور بچہ بیمار ہے۔ (۲۴) چوہدری جلال الدین صاحب سیال لاہور میں بیمار ہیں۔

(۲۵) عبدالواحد خاں صاحب دنیا پور ضلع ملتان کی ہمشیرہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۲۶) چوہدری محمد حسین صاحب باغبان ناصر آباد اسٹیٹ سندھ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۲۷) قریشی عبدالمنان صاحب قادیان کی لڑکی کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ (۲۸) محمد حیات صاحب پریذیڈنٹ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ کا لڑکا ممتاز علی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۲۹) محمد اسماعیل صاحب ٹیلر ماسٹر گوجرانوالہ کی اہلیہ صاحبہ کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۳۰) اقبال احمد خاں صاحب ایاز فیروزپور چھاؤنی خود اور ان کا ایک بچہ بیمار ہے۔ (۳۱) ملک عبدالقادر صاحب لائلپوری محلہ دارالبرکات قادیان کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب سب کی صحت و عافیت اور کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

مسجد احمدیہ امروہہ کیلئے درخواست دعا

یہاں پر مسجد احمدیہ کی سخت ضرورت ہے۔ مخالفین سلسلہ سے جماعت احمدیہ امروہہ کا ایک مقدمہ ہو گیا ہے۔ کثرت مخالفین کی ہے۔ احباب کامیابی کے واسطے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مقدمہ کو کامیاب کر دے۔ تاکہ مسجد کی بنیاد شروع ہو جائے۔ حافظ عبدالسمیع مہاجر قادیان حال وارد امروہہ۔ ضلع مراد آباد۔

ولادت

۱۸ اگست کو جمعدار عبدالحمید صاحب آئی۔ اے۔ او سی لاہور کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عبدالمجید نام رکھا۔ (۲) ۱۷ اگست کو ملک مظفر احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ نام بشیر احمد رکھا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو سلسلہ احمدیہ اور والدین کے لئے باعث برکت کرے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ ڈاکٹر ظفر حسن پنشنر قادیان۔

(۳) میرے برادر اکبر ملک افتخار احمد خاں صاحب اعجاز کے ہاں ۱۴ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت اقدس امیر المومنین نے انوار احمد نام رکھا ہے۔ بچے کے خادم دین و درازی عمر کے لئے احباب دعا فرمادیں۔ خاکسار اقبال احمد خاں ایاز فیروزپور چھاؤنی۔ (۴) مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۶ ستمبر ۴۴ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے احباب سے بچہ اور زچہ کی صحت و درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ عبدالرحمن بی۔ اے۔ بی ٹی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔

وفات

۱۱ ستمبر کی درمیانی رات کو منشی محمد نذیر صاحب بعارضہ تپ محرقہ قریباً ۳ یوم بیمار رہ کر اپنے حقیقی مولا کو جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص۔ دیندار جماعت کے خاص جوش اور ہمدردی رکھنے والے افراد میں سے تھے۔ تحریک جدید میں دس سالہ دور میں اول نمبر پر حصہ لیا باوجود طبی بیماری سے جسم میں لمبے ہی کمزوری آ گئی تھی۔ چلنے پھرنے سے معذور پاخانہ تک چارپائی پر ہی کرتے تھے۔ مگر نماز کی پابندی نہایت شوق سے کرتے تھے۔ نہایت خوش اخلاق۔ خوشنویس۔ صفائی پسند۔ محنت کرنے والے زیرک۔ ذہین۔ تربیت وغیرہ کا خاص خیال رکھنے والے نوجوان تھے۔ دل میں نہایت مضبوط ارادے رکھتے تھے۔ بڑے بڑے وسیع خیالات تھے۔ مگر اللہ کریم نے ان کو چونتیس پینتیس سال کی عمر میں اپنے پاس بلا لیا۔ احباب مغفرت کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد الدین سیکرٹری تحریک جدید و مال جماعت آنبہ ضلع شیخوپورہ

(۲) میری والدہ محترمہ اہلیہ ڈاکٹر احمد خاں صاحب مرحوم کا کچھ عرصہ ہوا جودھپور میں انتقال ہو گیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ مگر ابھی جودھپور میں بطور امانت دفن ہیں۔ مرحومہ نہایت عبادت گزار اور مخلص خاتون تھیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت امیر المومنین سے خاص تعلق تھا۔ میرے بھائی ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب کے انتقال کا صدمہ ابھی تازہ ہی تھا کہ یہ دوسرا صدمہ پیش آ گیا۔ سب بھائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(۳) میری ہمشیرہ عزیزہ سعیدہ بیگم بعمر قریباً سولہ سال ایک لمبی بیماری کے بعد ۲۰ ستمبر کو وفات پا گئی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد حسین کاتب الفضل۔

دعائے نعم البدل

مرزا اسلم حیات بیگ صاحب سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی قادیان کا لڑکا محمد نعیم احمد بعمر ڈیڑھ سال ۱۵ ستمبر کو فوت ہو گیا۔ احباب دعائے نعم البدل کریں۔ خاکسار غلام دستگیر ہیڈ کلرک ٹاؤن کمیٹی قادیان۔

اعلان نکاح

[illegible] صاحب پنشنر [illegible] پٹیالہ کا نکاح ۱۴ ستمبر ۴۴ء کو [illegible] صاحبہ بنت سید علی احمد صاحب انبالوی مہاجر قادیان کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ صد روپیہ مہر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ثابت ہو۔ ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

(۲) مکرم برادرم منشی احمد حسین صاحب کاتب الفضل ابن منشی محمد حسین صاحب کاتب کا نکاح مسماۃ سعیدہ بیگم صاحبہ بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مدرس نانکانہ ضلع شیخوپورہ کے ساتھ مبلغ تین سو روپیہ حق مہر پر مفتی محمد صادق صاحب نے مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے دینی و دنیاوی مبارک کرے۔ آمین۔ خاکسار شوکت حسین شاد خوشنویس الفضل قادیان۔

جماعت کھمبیاں کا سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ کھمبیاں ضلع ہوشیارپور کا تبلیغی جلسہ ۳۰ ستمبر و یکم اکتوبر کو مقرر ہوا ہے۔ ارد گرد کے احمدی احباب شریک جلسہ ہو کر ثواب حاصل کریں۔ ایم غلام محمد سیکرٹری انجمن احمدیہ کھمبیاں ضلع ہوشیارپور

ضروری ذکر

ایک گزشتہ پرچہ میں ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن جناب ڈاکٹر عشمت اللہ صاحب کے نکاح کا جو اعلان کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ امۃ اللطیف صاحبہ اپنے والد صاحب کے فوت ہو جانے کے بعد اپنے ماموں مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ شاہ صاحب علیگ کا ہیڈ ماسٹر ہو کے ہاں

مولوی محمد علی صاحب صریح طور پر کلمہ طیبہ کے منکر

اور

اسے منسوخ قرار دیتے ہیں

از مکرم شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس ریٹائرڈ

مولوی محمد علی صاحب کا بہتان عظیم

مولوی محمد علی صاحب آجکل حضرت سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بہت گندہ اور صریح جھوٹے الزام لگا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اپنی ناکامیوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیوں کو دیکھ کر وہ حسد اور بغض میں جل کر اپنے ہوش کھو رہے ہیں۔ اور جو گند ان کے اندر ہے وہ اچھال کر پھینک رہے ہیں۔ حال میں انہوں نے یہ رٹ لگانی شروع کی ہے۔ کہ "قادیانی جماعت نے کلمہ طیبہ کو منسوخ کر دیا ہے" یہ الزام مولوی صاحب نے کئی بار اپنے خطبات جمعہ اور مضامین میں لگایا ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "یہ ایک گند اور غلاظت ہے۔ جو ان لوگوں نے حضرت صاحب کی تعلیم میں ملا دیا۔ اس سے اسی طرح نفرت کرو۔ جس طرح گند اور غلاظت سے نفرت کرتے ہو۔ خوب یاد رکھو یہ ایک غلاظت ہے۔ جو قادیانی جماعت نے اسلامی تعلیم میں ملا دی ہے۔"

حضرت امیر المومنین کا جواب

اس بہتان عظیم کا جواب حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں تفصیل سے دیا ہے۔ حضور نے فرمایا ہے کہ "حال میں مولوی محمد علی صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ جس میں بہت سی گالیاں دی ہیں۔ ان گالیوں کے متعلق تو میں کچھ نہیں کہوں گا۔ برتن کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہی باہر آتا ہے۔ مگر ایک بات ایسی ہے۔ جس کا جواب دینے سے میں باز نہیں رہ سکتا۔ ان کی طرف سے بار بار ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ اور اس مضمون میں بھی اس الزام کو دہرایا گیا ہے کہ ہم کلمہ طیبہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یہ ایک ایسا اتہام ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ اس سے بڑا جھوٹ بھی کوئی بول سکتا ہے۔ وہ قوم جو کلمہ طیبہ کی خدمت کو اپنی زندگی کا مقصد سمجھتی ہو۔ اس پر یہ الزام لگانا۔ کہ وہ اسے منسوخ قرار دیتی ہے۔ اتنا بڑا ظلم ہے اور اتنی بڑی دشمنی ہے کہ ہماری اولادوں کو قتل کر دینا بھی اس سے کم دشمنی ہے۔ جتنا یہ کہنا کہ ہم لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے منکر ہیں۔ اور ایسا جھوٹ بولنے والے کے دل میں خدا تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت ہرگز نہیں ہو سکتی۔ . . . . میں سمجھتا ہوں اب فیصلہ کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اگر مولوی صاحب میں تخم دیانت باقی ہے۔ تو وہ اور ان کی جماعت ہمارے ساتھ اس بارے میں مباہلہ کریں۔ کہ آیا ہم کلمہ طیبہ کے منکر ہیں؟"

جناب مولوی محمد علی صاحب نے ابھی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس دعوت مباہلہ کا کوئی معقول جواب نہیں دیا۔ بلکہ حسب معمول ادھر اُدھر کی باتیں کرکے ٹال دیا ہے۔ اس تمہید کے بعد میں اس مضمون میں خود مولوی صاحب کی تحریروں اور مسلمات سے یہ ثابت کرونگا۔ کہ مولوی صاحب کلمہ طیبہ کے منکر ہیں۔ اور ہماری طرف ان کا یہ الزام لگانا محض عوام کو دھوکا دینا اور صریح مغالطہ میں ڈالنے کی غرض سے ہے۔ اور ایک نہایت ہی گندہ جھوٹ اور بہتان عظیم ہے

مولوی محمد علی صاحب کے کلمہ طیبہ کے منکر ہونے کا ثبوت

ہر شخص جانتا ہے کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اور اس کے دو جزو ہیں ایک لا الٰہ الا اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کے تمام اسماء و صفات پر ایمان کامل ہو۔ اور دوسرا جزو محمد رسول اللہ یعنی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر کامل ایمان ہو۔ ان ہر دو جزو کے بغیر کلمہ طیبہ ناقص اور نامکمل ہوتا ہے۔ اور ان ہر دو جزو پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ کفر و اسلام کے صٓ میں فرماتے ہیں۔

"اسلام مان لینے کا نام ہے۔ اور کفر انکار کا نام ہے۔ اسلام کی بڑی اور آخری حد بندی توحید الہٰی ہے۔ پس جو شخص توحید الہٰی کا قائل ہوتا ہے وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے" پھر صٓ پر فرماتے ہیں۔

"جب ایک شخص اللہ تعالےٰ کی توحید پر ایمان لے آتا ہے۔ تو وہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک بچہ کسی مدرسہ میں داخل ہو جائے۔ لیکن تکمیل تعلیم کے لئے اسے ضروری ہے، کہ وہ استادوں کی ہدایات پر چلے۔ اور ان پر عمل کرے۔ اسی طرح جو شخص توحید الہٰی پر ایمان لاتا ہے۔ وہ معاً تکمیل کے درجہ کو نہیں پہنچ جاتا۔ بلکہ یہ ابتدا ہے۔ بے شک وہ اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہو گیا۔"

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اسلام کے دائرہ کے اندر داخل ہونے کے لئے کلمہ طیبہ کی ہر دو جزو پر ایمان لانا ضروری نہیں سمجھتے۔ بلکہ محض توحید پر ایمان لانا ہی کافی خیال کرتے ہیں اور کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ پر ایمان لانا اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری نہیں جانتے دوسرے لفظوں میں اس کا صریح طور پر یہ مطلب ہے۔ کہ وہ کلمہ طیبہ کو جس پر ایمان لانے کے بغیر کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ صرف لا الٰہ الا اللہ تک ہی محدود قرار دیتے ہیں اور محمد رسول اللہ پر ایمان لانا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے غیر ضروری قرار دیتے ہیں۔ اور اس طرح سے وہ مکمل کلمہ طیبہ کے منکر ہیں

امام ابو حنیفہ پر مولوی محمد علی صاحب کا افترا

صرف یہی نہیں بلکہ جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے اس نظریہ کی تائید میں حسب معمول افترا سے کام لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کفر و اسلام میں لکھتے ہیں "اور امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو"۔ اس طرح سے جناب مولوی صاحب نے ایک عظیم الشان امام کو بھی اپنے عقیدہ فاسدہ کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔ جناب مولوی صاحب سے کئی بار یہ مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ دکھائیں۔ حضرت امام ابو حنیفہ نے کونسی کتاب میں یہ بات لکھی ہے مگر مولوی صاحب خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اور اپنے باطل اور گندے عقیدہ کی تائید میں حضرت امام ابو حنیفہ پر افترا کرکے اللہ تعالےٰ کی ڈبل گرفت میں آنے کے سزاوار ہیں۔

مولوی صاحب کا افترا اور مصری صاحب

اسی ضمن میں شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری (جو آجکل جناب مولوی محمد علی صاحب کے دست راست بنے ہوئے ہیں) کے ایک مضمون جو اخبار "الفضل" مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء میں بعنوان "کیا پیغام نے مطالبہ پورا کر دیا" شائع شدہ ہے کا اقتباس درج کرتا ہوں۔ مصری صاحب نے لکھا ہے "تقریباً آٹھ سال ہوئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ الفاظ شائع کئے تھے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کہدے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے شرک کفر یا ظلم سرزد ہو۔

اس عرصہ میں کئی بار مولوی صاحب سے مطالبہ کیا گیا۔ کہ آپ نے کس کتاب سے امام صاحب کا یہ مذہب نقل کیا ہے۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب آج تک کسی کتاب کا نام پیش نہیں کر سکے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ بات خود انہوں نے اپنے پاس سے ہی بنائی تھی۔ اور محض اس لئے بنائی تھی۔ کہ لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔ کہ اس خیال باطل کا میں موجد نہیں۔ بلکہ ائمہ میں سے ایک بڑا امام اس کا اصل موجد ہے نعوذ باللہ" کیا مصری صاحب اپنے اس مطالبہ کا جواب مولوی محمد علی صاحب سے لے کر ہمیں مستفید فرمائینگے؟

قرآن کے متعلق مولوی محمد علی صاحب کا افترا

اپنے عقیدہ فاسدہ کی تائید میں مولوی محمد علی صاحب نے نہ صرف حضرت امام ابو حنیفہ پر افترا کیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ قرآن مجید پر بھی افترا کیا ہے۔ مولوی صاحب اپنے مضمون کفر و اسلام میں لکھتے ہیں۔ کہ "قل اللہ ثم ذرھم۔ یعنی اللہ منوا کر چھوڑ دو۔" حالانکہ یہ معنے ہرگز ہرگز اس آیت کے نہیں۔ پوری آیت یہ ہے۔

قل من انزل الکتاب الذی جاء بہ موسیٰ نوراً وھدیً للناس تجعلونہ قراطیس تبدونھا وتخفون کثیراً وعلمتم مالم تعلموا انتم ولا اٰباؤکم قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون (انعام)

کہدے کس نے اتاری وہ کتاب جو موسیٰ لائے نور اور ہدایت واسطے لوگوں کے جسے تم اوراق بنا کر لکھا کرتے ہو۔ ظاہر کرتے ہو۔ اور بہت بڑے حصہ کو چھپاتے ہو۔ اور وہ چیزیں تمہیں تعلیم کی گئی تھیں۔ جو نہ تم جانتے تھے۔ اور نہ تمہارے باپ دادا۔ اے نبی کہہ دو کہ اللہ نے نازل فرمائی۔ پھر انہیں چھوڑ دو اپنی بحثوں میں بیہودگی کرتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی یہ آیت نازل ہوئی۔ اور آپؑ نے اس کے یہ معنے بیان فرمائے۔ "قل اللہ ثم ذرھم فی خوضھم یلعبون۔ ان کو کہہ کہ وہ خدا ہے۔ جس نے یہ کلمات نازل کئے۔ پھر ان کو لہو و لعب کے خیالات میں چھوڑ دے" (حقیقۃ الوحی صفحہ)

اس سے ظاہر ہے کہ جو معنے مولوی محمدؐ علی صاحب نے کئے ہیں۔ ان کی یہ آیت ہرگز ہرگز متحمل نہیں۔ وہ معنے تو محض دھوکا دہی کے لئے اور اپنے فاسد عقیدہ کی تائید کے لئے کر دیئے گئے ہیں۔ جو ایک مفسر قرآن کہلانے والے انسان کے لئے باعث شرم ہیں۔

مولوی محمدؐ علی صاحب اور مسئلہ توحید

جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کے مندرجہ بالا حوالوں سے یہ بات پایۂ ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ کہ مولوی صاحب کے نزدیک توحید کا قائل ہونے سے ایک کافر و مشرک دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کا دوسرا جزو محمد رسول اللہ کا ماننا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اب میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ کلمہ طیبہ کا پہلا جزو لا الٰہ الا اللہ بھی مولوی محمدؐ علی صاحب صحیح معنوں میں منوانا ضروری نہیں سمجھتے۔ مولوی صاحب صرف توحید کا منوانا ضروری قرار دیتے ہیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۱۰ء میں فرماتے ہیں۔ کہ

"جب اللہ تعالےٰ پر انسان ایمان لاتا ہے جو لا الٰہ الا اللہ کا منشا ہے۔ تو اسماء الٰہی کا مطالعہ کرنے سے ملائکہ۔ کتب۔ انبیاء۔ تقدیر۔ حشر۔ نشر۔ پلصراط۔ جنت و نار پر ایمان لانا لازم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ خدا کی صفات ہیں۔ پس جو کوئی لا الٰہ الا اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ اس کے لئے لابد ہے۔ کہ خدا کے اسماء و صفات پر ایمان لائے۔ تب اس کو انبیاء۔ حشر و نشر۔ ملائکہ۔ کتب پر ایمان لانا ضروری ہے۔"

اس سے ثابت ہوا۔ کہ مولوی محمدؐ علی صاحب کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ کو تو منوانا ضروری نہیں سمجھتے۔ مگر پہلے جزو کو بھی صرف توحید تک منوانا کافی سمجھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے اسماء و صفات کا منوانا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ جس کے صریح طور پر یہ معنے ہیں۔ کہ مولوی صاحب کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ اور اسلام کے دائرہ میں داخل ہونے کے لئے کلمہ طیبہ کو ضروری نہیں سمجھتے۔

غیر مبائعین کے نزدیک مسٹر سی۔ آر۔ داس بھی مسلمان تھے

جناب مولوی محمدؐ علی صاحب کے اسی فاسد عقیدہ کی بنا پر ان کے انگلش آرگن اخبار لائٹ کے ایڈیٹر نے مسٹر سی۔ آر۔ داس کی وفات پر لکھا تھا۔ کہ "مسٹر داس ان (عام مسلمانوں) کی نگاہوں میں مسلمان نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں ضرور وہ مسلمان تھے۔"

(۲) "ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان اٹھ گیا"

(۳) "کاش کہ کروڑہا برائے نام مسلمان داس کی سی اسلامی شخصیت رکھنے کا فخر حاصل کر سکتے۔"

پیغام صلح نے بھی اسی پر صاد کرتے ہوئے لکھا۔ کہ "ہمارے اور ایڈیٹر لائٹ کے عقاید میں کوئی فرق نہیں۔" (پیغام صلح مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

ایسے شخص کو مسلمان کہنا بلکہ خدا کی نگاہ میں اسے مسلمان قرار دینا اور مسلمانوں کو اس جیسی اسلامی شخصیت بنانے کی تلقین کرنا ۴۳

صہ ۴ صریح طور پر بتاتا ہے۔ کہ غیر مبائعین کے نزدیک مسلمان کی تعریف وہ نہیں جو اسلام نے قرار دی ہے۔ بلکہ کچھ اور ہی ہے۔ اور یہ کہ انہوں نے فی الحقیقت کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ایک ایسا شخص جو خدا تعالےٰ کو ان صفات سے متصف نہ مانتے ہوئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا اقرار نہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام نہ تسلیم کرتے ہوئے بھی مسلمان ہو سکتا ہے۔ ان کے اس عقیدہ پر غیر مسلم اخبارات نے بھی حیرت اور تعجب کا اظہار کیا۔ چنانچہ اخبار "پرکاش" نے لکھا۔ کہ

"داس اور مسلمان کیسی بہکی باتیں ہیں۔ داس تو بطور کٹر ہندو کے جیا۔ اور بطور کٹر ہندو کے مرا۔ اسے مسلمان کہنے کی جرأت کون کر سکتا ہے۔"

پس مولوی محمدؐ علی صاحب کا خود کلمہ طیبہ سے منحرف ہونا اور اسے منسوخ قرار دینا اور دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے اسے ضروری نہ سمجھنا اور اس کے برعکس ہم پر بہتان لگانا کہ ہم کلمہ طیبہ کو منسوخ قرار دیتے ہیں۔ نہایت ہی شرمناک اور گندی حرکت ہے۔ جناب مولوی صاحب کا حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو طعنہ دینا کہ وہ کلمہ کے منکر ہیں۔ مولوی صاحب کو مندرجہ ذیل شعر کا مصداق بناتا ہے۔ ؎

طعنہ بر پاکاں نہ بر پاکاں بود ✻ خود کنی ثابت کہ ہستی ناجرے۔

جلال پور جٹاں کے ہیبتناک ظالمانہ واقعہ کے متعلق ہمدردی پر شکریہ احباب جماعت احمدیہ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل" قادیان دارالامان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جلال پور جٹاں ضلع گجرات کے ظالمانہ ہیبتناک واقعہ نے احمدی عالم میں سخت ہلچل ڈال دی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ ایسے مواقع ہی ایک زندہ قوم کی زندگی کا ثبوت ہوتے ہیں۔

یہ حادثہ خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے والوں کے مقابلہ میں کچھ چیز نہیں

تواریخ میں ایسے واقعات بلکہ اس سے بھی شدید واقعات بہت ہوئے ہیں۔ مگر مذہبی دنیا تو ہمیشہ سے ہی انکی رزمگاہ بنی رہی ہے۔ یہ الٰہی قانون ہے۔ کہ دنیا میں انبیاء آئیں۔ خود تکلیفیں اٹھائیں۔ اور اپنے پیروؤں میں ان تکالیف کے برداشت کرنے کی طاقت پیدا کریں۔ اور دنیا پر ثابت کر دیں کہ وہ خدا جس کو اہل دنیا نے بھلا دیا۔ اس پر ان کے ذریعہ کیسے پختہ ایمان والے پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اسکی راہ میں کسی بے عزتی کو بے عزتی نہیں بلکہ عزت سمجھ کر ہر چیز اس بے عزتی کو جان بوجھ کر خریدنے کیلئے نہ صرف خرچ کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ کر کے دکھا بھی دیتے ہیں۔ اور پھر اس پر فخر کرتے ہیں۔ اور بالآخر دنیا کو جو انکے مخالف جاری ہوتی ہے۔ اپنے اس جنون کی رو میں بہا کرلے جاتے ہیں۔ اور فتحیاب ہو کر رہتے ہیں۔

جلال پور میں تو ایک احمدی خاتون کی نعش کو اول دفن کرنے سے روکا گیا اور بعد میں اسکی پختہ قبر جو اسی خدشہ کی وجہ سے بنائی گئی تھی۔ اکھیڑ کر اور اس کے صندوق کو جس میں تکفین کے بعد حفاظت کیلئے اسکو رکھا گیا تھا۔ آگ لگا دی گئی۔ مگر حضرت ابراہیمؑ جو ابوالانبیاء تھے۔ ان کو تو زندہ ہی آگ میں ڈالدیا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح کو صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ اور ہمارے ہی زمانہ میں اور ہماری ہی جماعت کے ایک بزرگ شہزادہ عبداللطیف صاحبؓ کو سنگسار کر کے شہید کر دیا گیا۔ ان مثالوں کے مقابلہ میں تو یہ کچھ چیز ہی نہیں۔ ہاں اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بفضل خدا حضرت مسیح موعود مہدی دوراں کی جماعت بھی ہر مصیبت کے وقت ثابت قدم رہنے والی ہے۔ الحمدللہ

ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔ آمین۔

احباب جماعت کی ہمدردی کے خطوط

یہ واقعہ جیسا کہ احباب کو اخبار سے معلوم ہو چکا ہے۔ میری بہو کے متعلق ہے۔ جو میرے بڑے لڑکے فخر الدین بی۔ اے ہیڈ کلرک ڈپٹی کلکٹر صاحب شکارپور سندھ کی اہلیہ تھیں۔

بہت سے عزیز اور بزرگ احمدی احباب جو مجھکو یا میرے بیٹے کو ذاتی طور پر جانتے ہیں انکے ہمدردی اور اخوت برادرانہ کے اظہار کے خطوط آ رہے ہیں۔ اور ان کے جواب میں حتی الوسع فرداً فرداً دے رہا ہوں۔ مگر وہ احمدیہ برادری جو بفضل خدا دنیا کے کناروں تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور جس میں ہمدردی کی رو بجلی کی طرح دوڑ گئی ہے۔ اس کا اور آپ کا شکریہ ادا کسی ذریعہ سے نہیں کر سکتا۔ سوائے اس کے کہ اپنے قومی اخبار کے وسیلہ سے کروں۔ میں ان سب کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے مجموعی طور پر اپنی اپنی جگہ ہمدردی کے ریزولیوشن پاس کئے۔ اور اپنی اخوت کا ثبوت ایسے دردناک موقعہ پر دیا۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور ان تمام نادان لوگوں کو جو خدا اور اس کے رسول کی تعلیم سے باوجود مسلمان کہلانے کے پرے جا پڑے ہیں۔ ہدایت دے۔ اور ان سب ظالموں کو جو اس سازش میں شامل ہیں۔ اور جنہوں نے جرم کیا ہے۔ ان کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ آمین ثم آمین۔

چار پشت سے احمدی

میں بفضل خدا پیدائشی احمدی ہوں۔ میرے والد ماجد صوفی محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے مسیحیت اور مہدویت کے اعلان پر ہی اس سلسلہ عالیہ میں منسلک ہو گئے تھے۔ چنانچہ آپکا اسم گرامی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی کتب اور ۳۱۳ اصحاب والی فہرست میں نیز منارۃ المسیح پر بھی درج ہے۔ الحمد للہ۔ میری پیدائش ۱۸۹۳ء کی ہے۔ اور اس طرح مجھے بھی بفضل خدا صحابی ہونے کا بہت بڑا فخر حاصل ہے۔

میرے والد صاحب مرحوم موصی تھے اور میں بھی بفضل تعالیٰ موصی ہوں۔ مولا کریم بہشتی مقبرہ میں دفن ہونے کی عزت بخشے آمین ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

الغرض ہمارے خاندان میں اب چوتھی پشت تک احمدیت پہنچ گئی ہے۔ یعنی مرحومہ جو دو فرزند اپنی نشانی چھوڑ گئی ہے۔ وہ میرے پوتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالےٰ بڑے ہونہار ہیں ہیں اور بفضل خدا احمدیت کے پکے خادم ہونگے اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین۔ ثم آمین۔

بیماری اور وفات

اس حادثہ کے متعلق میں احباب کی آگاہی کے لئے کچھ عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ جو مختصراً یہ ہے۔ کہ میری بہو سکھر میں بوجہ بخار جو بعد میں تپ دق کی صورت پکڑ گیا بیمار ہوئی اس کی خواہش پر میرا لڑکا اس کو اپنے وطن اس کے والدین کے پاس لے گیا۔ اور پھر ڈاکٹری مشورہ کے مطابق اسکو کشمیر لے گیا۔ مگر خدا کی حکمت وہاں بھی اس کی طبیعت نہ سدھری اور پھر اچانک سے اس کو وطن واپس لے آیا۔ اور اس کی نازک حالت ہو جانے کی نسبت مجھ کو بذریعہ تار اطلاع دی۔ میں باہر دورہ پر تھا۔ میری اہلیہ اور بچے گھر پر تھے (میں اتفاق سے ایسے علاقہ میں مقرر ہوں۔ جہاں بعض دفعہ ۴ روز کے بعد تار پہنچتا ہے) وہ تار کے ملتے ہی روانہ ہو گئے۔ اور مجھے میری منزل پر تار دے دیا۔ کہ اس طرح ان کو تار پہنچا ہے اور وہ جا رہے ہیں۔ میں نے دورہ وہیں بند کر دیا اور واپس ہیڈ کوارٹر پہنچکر بذریعہ تار رخصت منگا کر روانہ ہو گیا۔ اور آخر گھر پہنچنے پر یہ سب حالات جو مرحومہ کو دفن کرنے کی مزاحمت کے متعلق احباب کو بذریعہ اخبار معلوم ہو چکے ہیں معلوم ہوئے۔ اس میں ایک بات بہت ہی قابل ذکر ہے۔ جو ابھی تک احباب تک نہیں پہنچی۔ اور وہ یہ ہے:—

ایک احمدی خاتون کی مومنانہ شجاعت اور دلیری

جس وقت میری اہلیہ گھر پہنچی تو اس وقت نعش کے متعلق جھگڑا ہو رہا تھا۔ اور شہر کے سب زعماء اور اپنے آپ کو بڑا سمجھنے والے ملا اس بات کی کوشش کر رہے تھے۔ کہ میرے لڑکے سے یہ کہلوائیں کہ اس کا باپ احمدی ہے۔ باقی سب ان سے مذہبی نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ اس پر نہ صرف مرحومہ کی نعش کے متعلق کوئی بحث ہی نہ ہو گی بلکہ وہ سب خود شامل ہو کر ہر طرح کی سہولیت مہیا کریں گے۔ مگر میری اہلیہ نے جو اکثر بیمار رہتی ہے (دعا فرمائیں کہ مولا اس کو کامل صحت بخشے۔ آمین) اس نے اپنے لڑکے سے کہا کہ خواہ کچھ بھی ہو جائے فکر نہیں۔ ان سب کو کھلا چیلنج دے دو۔ کہ ہم سب بفضل خدا احمدی ہیں۔ اور مرحومہ بھی احمدی تھی اور احمدیت کے لئے ہم سب کچھ قربان کرنے اور ہر تکلیف برداشت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ مگر جس صورت میں قبرستان عام ہے اور ہمارے بزرگوں اور احمدی عزیزوں یعنی میری والدہ صاحبہ رضی اور میرے چھوٹے لڑکے کی قبریں اس میں موجود ہیں تو ہم اپنا حق اس قبرستان میں دفن ہونے کا کیوں گنوائیں جب اس طرح میرے لڑکے نے اعلان کیا۔ تو لوگ سخت نا امید ہوئے۔ ان کی حسد کی آگ بھڑک اٹھی۔ اور انہوں نے انتہائی مقابلہ کرنے کی تجویز کی۔ مگر چونکہ افسران ضلع جو اس جگہ موجود تھے انکو یہ بات واضح ہو چکی تھی۔ کہ مزاحمت کرنے والے خواہ مخواہ مزاحم ہو رہے ہیں۔ لہٰذا انہوں نے اپنے قانونی اختیارات سے نعش کو قبرستان میں دفن کرا دیا

احمدی احباب کی انتہائی قربانی پر آمادگی

یہ بات بھی اس جگہ قابل ذکر ہے کہ احمدی احباب جو اس وقت مدد کے لئے گجرات اور گرد و نواح سے پہنچ چکے تھے۔ ان کو بھی کافی تکلیف اٹھانی پڑی۔ مگر جماعت کو یہ سن کر بڑی خوشی ہو گی کہ وہ بھی اس موقع پر انتہائی قربانی کرنے کے لئے تیاری کر کے آئے تھے۔ اور گھر سے ایک قسم کا کفن باندھ کر نکلے تھے۔ مگر مولیٰ کریم نے ان کی اس نیت کو دیکھ کر معاملہ کو اس حد تک نہ پہنچنے دیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر دے۔ آمین

افسران ضلع کا شکریہ

چونکہ افسران ضلع نے اس موقع پر اپنے فرض کی ادائیگی میں ہماری جائز امداد کی اس لئے میں اسلامی اصل کے مطابق کہ من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ میں گجرات گیا اور فرداً فرداً جتنے افسران اس وقت موجود تھے ان سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر سے بھی ملا۔ انہوں نے ہر طرح ہمدردی کا اظہار کیا۔

میری رخصت چونکہ دس روز کی تھی۔ میں نے اپنے احمدی احباب کی خدمت میں اس معاملہ کا پوری تن دہی سے خیال رکھنے کے لئے عرض کیا۔ اور واپس سندھ چلا آیا۔ ابھی بمشکل ۵-۴ روز ہی گزرے تھے کہ میرے پاس میرے لڑکے کے دو ایکسپریس تار جو کہ نعش ہونے کے چار روز دیر کے بعد پہنچے۔ میں دس روز کی رخصت لے کر پھر آ گیا۔ اتفاقاً ان دنوں برسات بہت تھی اور افسران ضلع بھی باہر دورہ پر تھے۔ میں انکو روبرو نہ مل سکا۔ مگر ایک درخواست بنام ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گجرات اور اسکی نقول چیف سکرٹری صاحب گورنمنٹ پنجاب۔ — اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ضلع گجرات وغیرہم کی خدمت میں ارسال کیں۔ وہ سرحدی ملا جس نے فتویٰ دیا تھا کہ احمدی نعش ہرگز قبرستان میں دفن نہیں کی جا سکتی اس کی نسبت معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ جلال پور چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ ممکن ہے یہ بھی کسی کے ایماء کی وجہ سے ہو۔ کیونکہ سب شہر والوں کا اس میں ہاتھ ہے۔ اور وہ سب مل کر ہر طرح کی ممکن کوشش کر کے تفتیش میں روڑے اٹکا رہے ہیں مگر بقول

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

سو انشاء اللہ یہ راز بھی کھل کر رہے گا صرف افسران مقامی کی تھوڑی توجہ اور کوشش درکار ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ سب کچھ بہت جلد طشت از بام ہو جائے گا۔

افسران ضلع کی فرض شناسی کی وجہ سے وہ بلوہ اور فساد جس کو غیر احمدی زبردستی دعوت دے رہے تھے۔ اور جو ان کی شرارت کی وجہ سے انکے اور احمدی احباب کے درمیان ضرور ہو جاتا تھا ٹل گیا۔ اب بھی یقین ہے کہ اس فرض شناسی کو قائم رکھتے ہوئے۔ وہ ان سب آدمیوں کو جو اس سازش میں شامل ہیں۔ اور جنہوں نے یہ جرم کیا اور کرایا ہے کیفر کردار تک پہنچائیں گے۔ اور اس بات کا پورا پورا سدباب کریں گے۔ کہ آئندہ اس قسم کی کسی کو جرأت نہ ہو

فرض تبلیغ کی ادائیگی

آخر میں عرض ہے۔ کہ سب احمدی احباب کو اور مجھے خود اپنے تبلیغ کے فرض کو پوری طرح سمجھ کر دنیا کے بھولے بھٹکوں کو اس امن اور صلح کے شہزادہ کا پیغام جس کو خدا نے خود موعود کل ادیان بنا کر اس تاریک زمانہ میں شمع ہدایت دے کر نازل فرمایا ہے پہنچائیں۔ اور خوب کھول کھول کر اور واضح طور پر پہنچائیں۔ میں نے یہ کوشش کی ہے کہ فی الحال جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ سے ایک مبلغ صاحب جلال پور میں تبلیغ کرنے کے لئے حاصل کروں۔ اپنی جگہ پر جو لوگوں میں تبلیغ کریں۔ اور احمدیت کی پاکیزہ تعلیم ان تک پہنچائیں۔ تاکہ ان کو معلوم ہو کہ احمدیت ایک خزانہ ہے جس کو وہ نادانی سے کھو رہے ہیں۔

میونسپل قبرستان اور احمدی

اس سلسلہ میں یہ کوشش کرنی لازمی ہے کہ آئندہ قانوناً اس کا فیصلہ ہو جائے کہ احمدی کا میونسپل قبرستانوں میں دفن ہونے کا حق ہے۔

سب احمدی احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ میری اہلیہ کو کامل صحت نصیب ہو۔ اور میرے بچے خادم احمدیت ہو کر دین و دنیا میں سرخرو ہوں۔ آمین ثم آمین

آخر میں میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ہماری برٹش گورنمنٹ جو اپنی رواداری۔ انصاف اور اقلیتوں کی حفاظت کے لئے مشہور ہے۔ اس معاملہ کی نسبت مزید بندوبست فرما کر اپنے حقیقی خیر خواہوں سے انصاف کرے۔

خاکسار:۔ بندہ محمد رفیع صوفی عفی عنہ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس میٹھی تھر ڈوثرن ضلع تھرپارکر سندھ

سونے کی گولیاں رجسٹرڈ کہ یہ نایاب گولیاں بنیاب کی جملہ امراض کا قلع قمع کرتی ہیں سعر کی پانچ
طبیہ عجائب گھر قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر
آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں۔ سر درد کے مریض بستی کا شکار اور اعصابی تکلیفوں کا شکار بننے والے لوگ اصل میں آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو سرمہ حمیرا استعمال کرنا چاہیئے۔ فی تولہ چار چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ار ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقررِ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

(۹)

۱۲ر جولائی کے الفضل میں عہدہ داران کی فہرست درج کرتے ہوئے جو تمہیدی نوٹ لکھا گیا ہے احباب اسے ضرور پڑھ لیں۔ اور اسے مدنظر رکھیں۔ (ناظر اعلیٰ)

گدیال وکوٹ پڈا (سیالکوٹ)

پریذیڈنٹ۔ چودھری فیض احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ چودھری اسمٰعیل صاحب
محاسب۔ " " "
امین۔ چودھری سردار خاں صاحب

کانپور

پریذیڈنٹ۔ بھائی محمد عیسٰی صاحب بی۔اے۔ ایل ایل بی
سیکرٹری مال۔ بھائی محمد رفیق صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ بابو فضل محمد صاحب
سیکرٹری امور عامہ۔ عبدالغفار صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ ماسٹر خدا بخش صاحب
سیکرٹری وصایا۔ خواجہ محمد شریف صاحب

پنڈ دادنخاں (جہلم)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال۔ ابوالفضل ملک محمد حسین صاحب
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ و سیکرٹری تبلیغ۔ ملک محمد ہاشم صاحب
" تعلیم و تربیت و آڈیٹر۔ چودھری شمشیر علی صاحب

چنگا بنگیال

پریذیڈنٹ۔ چودھری غلام احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ منشی ننھا خاں صاحب
سیکرٹری تبلیغ و امور خارجہ۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب

کبیر والہ (ملتان)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری تبلیغ۔ شیخ حبیب الرحمٰن صاحب
سیکرٹری مال و وصایا۔ ملک غلام محمد صاحب۔
" تعلیم و تربیت۔ میاں محمد دین صاحب

بگول (گورداسپور)

پریذیڈنٹ۔ منشی محمد ابراہیم صاحب۔

سیکرٹری مال۔ چودھری عبدالسلام صاحب
" تعلیم و تربیت۔ سبحان علی صاحب۔
" امور عامہ۔ چودھری علی احمد خاں صاحب
" تبلیغ۔ چودھری عبدالرحمٰن صاحب

نیروبی (ایسٹ افریقہ)

پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ و خارجہ } سید محمود اللہ شاہ صاحب۔ ان کی آمد ہندوستان کی وجہ سے سید عبدالرزاق صاحب ان کی جگہ کام کریں گے۔
وائس پریذیڈنٹ۔ سیٹھ عثمان یعقوب
سیکرٹری تبلیغ۔ چودھری محمد شریف صاحب
" تعلیم و تربیت و " وصایا و محاسب } سید عبدالرزاق صاحب۔ ان کے صدر بننے کی وجہ سے محاسب کا کام چودھری نذیر احمد صاحب کریں گے۔
آڈیٹر۔ ملک عبدالعزیز صاحب۔

نور نگ (گجرات)

سیکرٹری مال۔ راجہ شاہسوار خاں صاحب
" تبلیغ۔ میاں اسمٰعیل صاحب ساکن نصیرا۔

بنوں

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ و " تعلیم و تربیت } میاں اللہ دتہ صاحب ملازم ریلوے
" مال۔ علی شیر جان صاحب
" امور عامہ و امین۔ میاں محمد حسین صاحب
محاسب۔ علی شیر جان صاحب۔

(باقی)

اردو انگریزی تبلیغی لٹریچر

پیارے امام کی پیاری باتیں	اردو	۱-۰-۰
ملفوظات امام زماں	اردو	۰-۴-۰
ہر انسان کو ایک پیغام	اردو۔ تیلگو۔ گجراتی	۰-۴-۰
دنیا کا آئندہ مذہب	انگریزی	۰-۴-۰
نماز مترجم با تصویر	انگریزی۔ اردو	۰-۴-۰
تمام جہان کو آسمانی پیغام	انگریزی	۰-۳-۰
سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وہ کارنامے و خصوصیات جنکی دنیا کی تاریخ میں نظیر نہیں	انگریزی	۰-۲-۰
پیغام صلح وغیرہ	انگریزی	۰-۳-۰
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں	اردو۔ گجراتی۔ تیلگو	۰-۲-۰
دونوں جہان میں فلاح پانے کی راہ	اردو۔ (انگریزی)	۰-۲-۰
تمام جہان کو چیلنج معہ ایک لاکھ روپے کے انعامات	اردو۔ انگریزی	۰-۲-۰
اسلام کا ایک عظیم الشان نشان	اردو۔ (انگریزی)	۰-۱-۰

جملہ ایک درجن رسالوں کا سٹ ۲-۸-۰ معہ محصولڈاک
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

کنٹرول کے معنی ہیں مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت دوکاندار کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

دواؤں کے کنٹرول آرڈر کی تشریح

ہر شخص تھوڑی بہت مقدار میں دوائیں خریدتا ہے اور دواؤں کے کنٹرول آرڈر "ڈرگ کنٹرول آرڈر" کی تفصیلات معلوم کر کے آپ اپنا روپیہ بچا سکتے ہیں۔

اس قانون کی دفعات کا خلاصہ یہ ہے . . .

۱۔ اس قانون کے ذریعے تھوک اور خوردہ دونوں کی زیادہ سے زیادہ قیمت فروخت مقرر کردی گئی ہے۔ اور یہ ۱۷۰۰ دواؤں اور دوسری چیزوں پر جو دوا فروشوں کے ہاں بکتی ہیں عائد ہوتا ہے۔ ان کے ناموں اور قیمتوں کی فہرست منیجر آف پبلیکیشنز سول لائنز دہلی یا کسی ایجنٹ سے جسے سرکاری مطبوعات بیچنے کی اجازت حاصل ہو خریدی جا سکتی ہے قیمت ۸ آنے مع محصول ڈاک۔ اس فہرست میں جو دوائیں درج ہیں ان کی قیمت پر ایک اور عام دفعہ کے ذریعے کنٹرول لگا دیا گیا ہے۔ اگر آپ کو کسی صورت میں شبہ ہو کہ قیمت زیادہ وصول کی گئی ہے تو اس کی اطلاع دے کر اس دفعہ کے تحت مناسب کارروائی کرا سکتے ہیں۔

۲۔ دوا فروشوں اور دوکانداروں کے لئے کنٹرول کے داموں سے زیادہ قیمت پر بیچنا یا رکھے ہوئے مال کو بیچنے سے بغیر معقول وجہ کے انکار کرنا جرم ہے۔ مانگنے پر رسید بھی دینا ضروری ہے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کو جرمانے یا قید کی سزا دی جا سکتی ہے اور اُن کا مال ضبط ہو سکتا ہے۔

۳۔ کوئی بیوپاری پراونشل لائیسنسنگ افسر کے جاری کردہ لائیسنس کے بغیر دواؤں کی تجارت نہیں کر سکتا۔ ہر لائیسنس دار کے لئے اپنی دوکان میں اس اعلان کے نیچے بنا ہوا نشان اور کنٹرول کے داموں کی فہرست نمایاں طور پر لگانا لازمی ہے۔

۴۔ یہ قانون سوائے یونانی اور آیورویدک دواؤں کے تمام ملکی اور غیر ملکی دواؤں پر عائد ہوتا ہے۔

نوٹ۔ بعض پہاڑی مقامات پر ۵ فیصدی زائد دام لینے کی اجازت ہے۔ اگر کہیں چنگی یا ٹرمینل ٹیکس لگتا ہو تو سے علیحدہ رسید پر ظاہر کرنا چاہئے۔

دوائیں خریدنے سے پہلے کنٹرول کے داموں کی فہرست اپنے دوا فروش سے مانگ کر دیکھئے اس قانون کی خلاف ورزی کی اطلاع بے جھجک اپنے لائیسنسنگ افسر کو دیجئے جس کا پتہ کنٹرول کے داموں کی فہرست میں دیا ہوا ہے۔

حالات سے باخبر رہئے
اپنے حقوق طلب کیجئے

سکرانڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز دہلی نے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

185

اس وقت روپیہ بچانے کا
سب سے محفوظ اور دلچسپ طریقہ
حکومت ہند کے

انعامی بونڈ

انعامی بونڈ قطعی محفوظ ہی نہیں ہیں بلکہ بونڈ خریدنے والوں کو بڑے بڑے نقد انعام جیتنے کا موقع بھی حاصل ہے۔ سو روپے جمع کر کے آپ پچاس ہزار روپے جیت سکتے ہیں۔ انعام جیتنے کا موقع میعاد ختم ہونے تک سال میں دو بار آئے گا۔ اور اس عرصہ میں آپ کا سرمایہ جوں کا توں سلامت رہے گا۔ اصل رقم ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو یا اس کے بعد واجب الادا ہو جائے گی۔

سو سو روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

پچاس ہزار روپے کا ایک انعام	کل مبلغ	۵۰۰۰۰ روپے
بیس بیس ہزار روپے کے دو انعام	"	۴۰۰۰۰ روپے
پانچ پانچ ہزار روپے کے دو انعام	"	۱۰۰۰۰ روپے

ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم .... ۱۰۰۰۰۰ روپے

دس دس روپے والے ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں

دو ہزار پانچ سو روپے کا ایک انعام	کل مبلغ	۲۵۰۰ روپے
ایک ہزار دو سو پچاس روپے کے دو انعام	"	۲۵۰۰ روپے
پانچ پانچ سو روپے کے پانچ انعام	"	۲۵۰۰ روپے
ڈھائی ڈھائی سو روپے کے دس انعام	"	۲۵۰۰ روپے

ایک لاکھ بونڈوں کے ہر سلسلے میں ششماہی انعامات کی کل رقم .... ۱۰۰۰۰ روپے

آپ دس روپے کا بونڈ بھی خرید سکتے ہیں اور سو روپے کا بھی جتنی تعداد میں چاہیں خریدیں کوئی حد مقرر نہیں۔

انعامات کے لئے سال میں دو بار یعنی پندرہ جنوری اور پندرہ جولائی کو قرعہ ڈالا جاتا ہے ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو ہونے والی اگلی قرعہ اندازی میں وہ تمام بونڈ شریک کئے جائیں گے جو ۱۷ دسمبر ۱۹۴۴ء تک خریدے گئے ہونگے

انعامات یہ ہیں:۔

انعامات کی رقم پر انکم ٹیکس، سوپر ٹیکس، ایکسیس پرافٹس ٹیکس یا کارپوریشن ٹیکس نہیں لگے گا۔

یہ بونڈ کہاں سے مل سکتے ہیں؟ ہندوستان میں ریزرو بینک آف انڈیا کے کسی دفتر سے امپیریل بینک آف انڈیا سے۔ برطانوی ہند میں کسی سرکاری خزانے سے یا کسی ہندوستانی ریاست کے خزانے سے جو حکومت ہند کے خزانے کا کام کرتا ہو۔

انعامات کی یہ رقمیں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی ۱۵ تاریخ یا اگست کی ۱۵ تاریخ کو یا اس کے بعد اوپر لکھے ہوئے تمام دفتروں سے اور چھوٹے خزانوں سے بھی اگر وہاں سے بونڈ خریدے گئے ہوں ادا کی جائیں گی۔ ہر بونڈ ۱۵ جنوری ۱۹۴۹ء تک تمام قرعہ اندازیوں میں شریک کیا جائے گا اور ہر مرتبہ انعام پا سکے گا۔ دس روپے والے سلسلے کے انعامات کی رقم نقد ادا کی جائے گی اور سو روپے والے سلسلے کی آدھی نقد اور باقی سرکاری قرضوں کی صورت میں ادا کی جائے گی۔ انعامی نمبر سرکاری گزٹ اور اخباروں میں قرعہ اندازی کی تاریخ کے بعد آنے والی فروری کی پندرہ تاریخ اور اگست کی پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے شائع کر دئے جائیں گے۔

حکومت ہند کے محکمہ فنانس نے شائع کیا

ARA 964

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک میسور میں
شیطان کانفرنس
نے تہلکہ مچا دیا

یہ دلچسپ اور پرلطف کتاب ریاست میسور میں بڑے بڑے اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب میں پہنچ گئی۔ ہمارے ایک دوست نے جو شیموگا ریاست میسور کے رہنے والے ہیں قریباً دو سو کتاب غیر احمدی اعلیٰ طبقہ میں پہنچا دی۔ ڈائرکٹر، انسپکٹر، سکول، انسپکٹر پولیس، سپرنٹنڈنٹ پولیس، جج، مجسٹریٹ، ڈاکٹروں، وکیلوں، تاجروں، رئیسوں اور مشہور فرموں کو یہ نادر تبلیغی ناول پہنچ گئے۔ تبلیغ کا نہایت مؤثر اور رنگین ذریعہ ہے بہت تھوڑی سی کتاب رہ گئی ہے۔ اس لئے احباب جلد ہی اس عجیب کتاب کو اپنے علاقہ کے غیر احمدیوں تک پہنچا دیں۔ ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔ قیمت صرف چھ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک

ترانۂ اسلم
ساتواں شاندار ایڈیشن

آج تک پندرہ ہزار چھپ چکا ہے جناب اسلم صاحب کی تبلیغی پرجوش نظموں کا مجموعہ جو "بہار احمدیت" کے نام سے بھی چھپ چکا ہے اور بہت سی نئی نظمیں

یار و مسیح پاک تو آ کر چلے گئے
مردوں کو ٹھوکروں سے جلا کر چلے گئے

پوری پرلطف نظم ترانہ ...

اسلم صاحب کی دیگر تصانیف

نماز بالتصویر ... ہدیہ ۔ ۴ر
پیارے خدا کی پیاری باتیں " ۱۲ر
احمدیت کی ننھی کتاب قیمت ۸ر

نوٹ:۔ اپنا ایڈریس صاف اور خوشخط ذرا جلی الفاظ میں لکھا کریں

ملنے کا پتہ
اسلم سنز۔ دار الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ روسیوں نے ٹالین سے ۷۵ میل پرے ریگا کی خلیج کی ایک بندرگاہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور صرف ایک علاقہ میں دشمن سے سات سو مقامات آزاد کرائے ہیں۔ ٹالین سے بھاگ کر جو جرمن جہاز جانا چاہتے تھے۔ ان پر روسی طیاروں نے حملے کئے۔ فوجیں لے جانے والے گیارہ جہاز ڈبو دیئے گئے۔ شمالی فن لینڈ میں فنی افواج نے ان جرمن فوجوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ جو سمجھوتہ کی میعاد کے بعد بھی وہیں ہیں۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ کل مارشل سٹالن نے امریکن اور برطانی سفیروں سے ملاقات کی۔ ان سفیروں نے مارشل موصوف کو کیوبک کانفرنس کے بارے میں ضروری معلومات بہم پہنچائیں۔

سٹاک ہالم ۲۴ ستمبر۔ حکومت سویڈن نے اپنی جنوبی اور مشرقی بندرگاہوں میں غیر ممالک کے جہازوں کے داخلہ کی مخالفت کر دی ہے۔ اس فیصلہ کا زیادہ تر اثر جرمن جہازوں پر پڑے گا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ اٹلی کی آٹھویں فوج اب رمینی سے آگے لمبارڈی کے میدان میں پھیلتی جا رہی ہے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سرحد کل سے کھل گئی ہے۔ اگلے ہفتے بہت سے جنگی قیدی جن میں ہندوستانی بھی ہیں سوئٹزرلینڈ روانہ ہو جائیں گے۔

ماسکو ۲۴ ستمبر۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے کہ سرخ افواج نے اسٹونیا کے صدر مقام ٹالین پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہاں بیس ہزار جرمن سپاہی ہلاک یا گرفتار کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ پولش کابینہ نے یہ قرارداد بذریعہ ووٹ پاس کی ہے کہ پولش افواج کے کمانڈر انچیف کو برخاست کر دیا جائے۔

سٹاک ہالم ۲۴ ستمبر۔ فن لینڈ گورنمنٹ نے ... سفارتی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔

چنگ کنگ ۲۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جاپانیوں نے دریائے سی کیانگ کے مغربی کنارہ پر واقع بندرگاہ ووچو ...

قبضہ کر لیا ہے۔ یہ چین کی آخری اور زبردست بندرگاہ تھی۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ آرنہم کے محاذ پر چھاتا فوج کے کچھ گشتی دستے دریائے رائن کے جنوبی کنارہ سے امریکن فوج سے جا ملے ہیں مگر دونوں بڑی فوجوں میں تاحال رابطہ قائم نہیں ہو سکا۔ جرمن یہاں سخت حملے کر رہے ہیں۔ آخن سے مونزیل تک کے علاقہ میں لڑائی کی حالت بدستور رہی ہے۔ اس علاقہ میں جرمن بڑے زور کے جوابی حملے کر رہے ہیں اور سخت نقصان اٹھا رہے ہیں۔ کل ایک ہی جوابی حملے میں ان کی آدھی فوج کٹ گئی۔ اتحادی فوجوں کے رسد کے رستوں کو کاٹنے کی زبردست کوشش کر رہے ہیں۔ انٹورپ کے محاذ پر اتحادی فوج نے نہر البرٹ کو ایک اور جگہ سے پار کر لیا ہے۔ آرنہم کے محاذ پر برطانی گلائیڈر سامان اور کمک پہنچا رہے ہیں۔ یہاں جس چھاتا فوج نے ایک ہفتہ سے پاؤں جما رکھے ہیں۔ ان کے حوصلے بڑھے ہوئے ہیں۔ مگر کل جب اس نے برطانی گلائیڈروں کو دیکھا۔ تو وہ اور بھی دلیر ہو گئے۔

کانڈی ۲۴ ستمبر۔ ۱۴ ویں فوج ٹیڈم روڈ پر برابر بڑھ رہی ہے۔ کل اتحادی طیاروں نے انڈلے کے جنوب میں ریلوے لائن اور سٹیشنوں پر بمباری کی۔ پانچ انجن تباہ کر دیئے گئے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ اٹلی میں پانچویں امریکن فوج نے گاتھک لائن میں جو دراڑ ڈالی تھی اب وہ اس کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اور برابر آگے بڑھ رہی ہے۔ چنانچہ اب ٹوٹو ناسے جو سڑکوں کا ایک اہم مرکز ہے صرف چند میل دور رہ گئی ہے۔ اگرچہ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ پھر بھی وہ دو روز میں دو میل سے کچھ زیادہ بڑھ چکی ہے۔

واشنگٹن ۲۴ ستمبر۔ پلاؤ گروپ کے جزیرہ پیلیلیو پر امریکن فوج قبضہ کر چکی ہے۔ اس جزیرہ سے جزیرہ انگور کی لڑائیوں میں آٹھ ہزار جاپانی مارے جا چکے ہیں۔ جزائر ملاکے آس پاس دشمن کے پانچ بجرے ڈبو دیئے گئے ہیں جن پر سامان جنگ لدا ہوا تھا۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ اتحادی طیاروں نے ایک اطالوی کروزر ٹورنٹو نام پر جو اب جرمنوں کے قبضہ میں ہے سخت بمباری کی۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ امریکن ریڈیو واقع پیرس سے اعلان کیا گیا ہے کہ جنرل آئزن ہاور جو فرانس کے ایک دلدلی رقبہ میں ہوائی حادثہ کے باعث زخمی ہو گئے تھے ان کے گھٹنے پر سخت چوٹ آئی تھی۔ مگر اب وہ تندرست ہیں۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈکوارٹرز سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یوگوسلاویہ محبان وطن بلگریڈ میں داخل ہو چکے ہیں۔

دہلی ۲۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ اگست ۱۹۴۴ء میں کھلے بندوں فوجی طرز ...

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ بالینڈ میں آرنہم کے محاذ پر اتحادی فوجوں کو کمک اور سامان برطانیہ سے گلائیڈروں کے ذریعہ بھیجا گیا ہے جرمن ہوائی جہاز مقابل پر آئے۔ مگر ہمارے فائٹروں نے ان کے حملوں کو بالکل ناکام بنا دیا۔ دشمن کی زبردست گولہ باری کے باوجود اتحادی بکتربند دستے آرنہم کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور جنوب کی طرف پانچ میل فاصلے پر ہیں۔ ٹھیک دریا کے کنارے کچھ اتحادی بکتربند دستے چھاتا باہیوں سے جا ملے ہیں۔ یہ چھاتا سپاہی ایک ہفتہ سے دشمن کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور ان کے حوصلے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ آخن کے محاذ پر دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے نینسی کے محاذ پر امریکن فوج نے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

وہاں بھی وہ موجود تھے

برما میں گورکھوں کی بہادرانہ لڑائی

"آئی۔ڈی۔ایس۔ایم" دیا گیا

اپنے مرکز سے بالکل الگ اور امداد یا کمک پہنچنے کی طرف سے بالکل مایوس ہونے کے باوجود، جمعدار جگر بہادر تھاپا اور اس کی "۸ ویں گورکھا رائفلز" والی پلٹن نے جاپانیوں کے سات سخت حملے پسپا کر دیئے۔ اس جمعدار کی اعلیٰ رہنمائی کی بدولت گورکھوں کا نقصان بہت کم ہوا۔ مگر دشمن کے بہت سے آدمی مارے گئے۔

اپنی فرض شناسی اور تندہی کے صلے میں جمعدار جگر بہادر تھاپا نے "انڈین ڈسٹنگوشڈ سروس میڈل" (ہندوستانی فوج کا نمایاں کارگزاری کا تمغہ) پایا۔

آپ بھی ایسے بہادر جوانوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیں۔ تو کسی بھرتی دفتر سے ہندوستانی فوج میں بھرتی ہونے کے متعلق جملہ تفصیلات معلوم کر سکتے ہیں +

کہنا کچھ کرنا کچھ
جاپانیوں کا وعدہ۔
ایشیائی لوگوں میں
بھائی چارہ پیدا کرنا
جاپانیوں کے کرتوت۔
لاکھوں بے گناہوں کا
وحشیانہ قتل
فتح کے
ذریعے
آزادی

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن پارلیمنٹ کے ممبر ہیر خال نیورتھ سابق وزیر خارجہ اور دفتر خارجہ کے ایک سابق سیکرٹری کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ گرفتاری ...

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اکیڈمی ... ستر جرمن جنرل روسی قید میں ہیں۔